Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

فون ۴۹۴

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

بروز ہفتہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۶ ذیقعدہ ۱۳۹۹ھ ۲۹ تبوک ۱۳۵۸ ہش ۲۹ ستمبر ۱۹۷۹ء | نمبر ۲۲۰

بحرِ حکمت کے موتی جوامع الکلم جواہر الکلام

انبیاء علیہم السلام پر وارد ہونے والے مصائب و مشکلات میں پوشیدہ حکمت

یہ مصائب عبودیت کی تکمیل کے لئے ہیں اور آخرت میں مفید ہیں

ارشادِ باری تعالیٰ

وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ۝ (البقرہ ۱۵۶)

ترجمہ:- اور ہم تمہیں کسی قدر خوف اور بھوک (سے) اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی (کے ذریعہ) سے ضرور آزمائیں گے (اے رسول!) تو (ان) صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مَا یُصِیْبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَّلَا وَصَبٍ وَّلَا ھَمٍّ وَّلَا حَزَنٍ وَّلَا اَذًی وَّلَا غَمٍّ حَتَّی الشَّوْکَۃِ یُشَاکُھَا اِلَّا کَفَّرَ اللّٰہُ بِھَا مِنْ خَطَایَاہُ۔ (مسلم)

ترجمہ:- (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) کسی مسلمان کو کوئی مصیبت، کوئی دکھ، کوئی رنج و غم، کوئی تکلیف اور پریشانی نہیں پہنچتی یہاں تک کہ ایک کانٹا بھی نہیں چبھتا مگر اللہ تعالیٰ اس کی اس تکلیف کو اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"اصل بات یہ ہے کہ انسانی فطرت ایسی واقع ہوئی ہے کہ وہ زدوکوب ہی سے درست ہوتی ہے۔..... انبیاء علیہم السلام جو بالکل معصوم اور مقدس وجود ہوتے ہیں وہ بھی تکالیف اور شدائد کا نشانہ بنتے ہیں (صرف خدا کی ایک ذات ہے جو تکمیل کیلئے کسی ذریعہ کا محتاج نہیں) اور ایسے مصائب اُن پر آتے ہیں کہ اگر کسی اور پر آئیں تو وہ برداشت ہی نہ کر سکے۔ ہر طرف سے اُن کے دشمن اُٹھتے ہیں..... غرض ہر پہلو سے ان کو تکلیف دی جاتی ہے اور ہر طرح کی بے آرامی اور حزن و غم ان پر آتا ہے..... کیا اس سے یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ وہ سب سے زیادہ گنہگار ہیں؟ ہرگز نہیں۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے تو اس سے بڑھ کر بیہودگی اور کیا ہوگی۔ بچوں کی تکالیف کا مسئلہ انبیاء علیہم السلام کے مسئلہ سے خوب حل ہوتا ہے۔ معصومیت کے لحاظ سے بچے سمجھ لو۔ یہ مصائب عبودیت کی تکمیل کیلئے ہیں اور عالمِ آخرت کیلئے مفید ہیں۔ اگر ایسی حالت ہوتی کہ مرنے کے بعد بچہ کی رُوح مفقود ہو جاتی تو بھی اعتراض کا موقعہ ہوتا لیکن جب جاودانی عالم اور ابدی راحت موجود ہے تو پھر یہ سوال ہی کیوں ہے؟..... قضا و قدر خود اس پر کچھ تکالیف نازل کر دیتی ہے اور اس ذریعہ سے اسے صاف کرتی ہے۔ اس طریق میں بچہ اور انبیاء علیہم السلام کے نفوس قدسیہ ہوتے ہیں۔ وہ بےگناہ اور معصوم ہوتے ہیں اس پر بھی مصائب اور شدائد ان پر آتے ہیں وہ محض ان کی تکمیل اور ان کے اخلاق اور صدق و وفا کے اظہار کے لئے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۴۳۶-۴۳۷)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۹ رتبوک (ستمبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ کل شام کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کل بہت ناساز رہی آج نسبتاً بہتر ہے۔ حضرت سیدہ بشرطِ صحت چند یوم کیلئے آج لاہور تشریف لے جانے کا ارادہ رکھتی ہیں۔ احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت و سلامتی سے رکھے۔ اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ ۲۸ رتبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ جمعہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رحمۃ للعالمین ہونے پر بہت وجد آفریں انداز میں روشنی ڈال کر واضح فرمایا کہ چونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام بنی نوع انسان کی ہدایت و رہنمائی کیلئے مبعوث ہوئے ہیں اسلئے آنحضور کے ذریعے نوعِ انسان کیلئے دو پہلوؤں سے رحمت کا عظیم الشان جلوہ ظاہر ہوا۔ اول اس طرح کہ حضور ایسی تعلیم لائے جو تمام بنی نوع انسان کیلئے امن اور سلامتی کی ضمانت دیتی ہے دوسرے بلا تفریق و امتیاز سب کو شرفِ انسانی کے مقام پر قائم کرنے والی ہے۔ جہاں تک ان دو پہلوؤں کا تعلق ہے آنحضور نے انسان انسان میں کوئی فرق نہیں فرمایا حتی کہ اس لحاظ سے کافر اور مومن میں بھی کوئی فرق نہیں کیا۔ اس تعلق میں حضور ایدہ اللہ نے علی الخصوص خیانت نہ کرنے اور بہر صورت عدل قائم کرنے سے متعلق متعدد آیاتِ قرآنی کی رُو سے اسلامی تعلیم کی پُر حکمت تفصیلات بیان کر کے یہ امر ذہن نشین کرایا کہ کسی لحاظ سے بھی نہ مومنوں کے ساتھ خیانت کرنے کی اجازت ہے اور نہ غیر مومنوں اور کافروں کے ساتھ۔ اسی طرح اسلام نے دوستوں کے ساتھ بھی اور دشمنوں کے ساتھ بھی، مومنوں کے ساتھ بھی اور کافروں کے ساتھ بھی۔ الغرض بلا تفریق و امتیاز تمام بنی نوع انسان کے ساتھ عدل کا سلوک روا رکھنے کی تعلیم دی ہے اور اس طرح عالمگیر سطح پر امن و سلامتی کی فضا کے قیام اور شرفِ انسانی کے احترام کی راہ ہموار کر دکھائی ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ ہونے کا یہ ایسا درخشندہ پہلو ہے کہ جس نے بنی نوع انسان کے ہر فرد کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ اسلام نے آنحضور کے ذریعہ ظاہر ہونیوالی رحمت سے مستفیض ہونے کا ہر انسان کیلئے دروازہ کھول دیا ہے اور تمام بنی نوع انسان کے درمیان حقیقی مساوات قائم کر دکھائی ہے۔

پبلشر:- مسعود احمد ٭ پرنٹر:- سید عبدالحی ٭ مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت:- دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۶ ذیقعدہ ۱۳۹۹ھ
۲۹ تبوک ۱۳۵۸ ہش
۲۹ ستمبر ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تائید و نصرتِ الٰہی کا مورد بنانے والا وصف

اللہ تعالیٰ جب اصلاح خلق کی غرض سے اپنے کسی مامور کو مبعوث فرماتا ہے تو وہ لوگوں کی طرف سے انتہائی شدید مخالفت کے دوران اس مامور من اللہ اور اس پر ایمان لانے والے کمزور و بے بضاعت افراد کو اپنی تائید و نصرت سے ضرور نوازتا ہے چنانچہ وہ اپنی اس سنت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے :-

إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ ۝ (المومن آیت ۵۲)

ترجمہ :- ہم اپنے رسولوں کی اور اس پر ایمان لانے والوں کی اس دنیا میں بھی ضرور مدد کریں گے اور اس دن بھی جبکہ گواہ کھڑے ہوں گے۔

چنانچہ جب بھی مامور من اللہ اور اس کے متبعین کے لئے مخالفین حق کی طرف سے کوئی خطرہ پیدا ہوتا ہے تو خدا تعالیٰ اپنا کوئی عظیم بالشان نشان ظاہر فرما کر اپنے مامور اور اس کے متبعین کی ضرور مدد فرماتا ہے اور دنیا پر آشکار کر دکھاتا ہے کہ وہ اپنے ان کمزور و بے بضاعت بندوں کے ساتھ ہے اور وہی ان کا کارساز اور ان کی پشت و پناہ ہے اور اس کے یہ بندے براہ راست اس کی حفاظت میں ہیں لیکن آڑے وقت میں خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ظہور کے بعد اس نے مومنوں کا یہ فرض قرار دیا ہے کہ وہ شکرگزاری کے طور پر پہلے سے بڑھ کر اطاعت کا نمونہ دکھائیں اور حق کو دنیا میں غالب کرنے کے لئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لئے تیار رہیں۔

مثال کے طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرامؓ کو ان کے مکہ میں تیرہ سال تک انسانیت سوز مظالم سہنے کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے مدینہ میں پناہ دی اور کفار مکہ ان کی ہستی کو کالعدم کرنے کی غرض سے پوری تیاری اور بڑے بھاری لاؤ لشکر کے ساتھ ان پر حملہ آور ہوئے اور دونوں کے درمیان بدر کے مقام پر جنگ ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نواز کر اس جنگ میں عظیم الشان فتح عطا کی۔ اس جنگ میں صنادید قریش کے ہلاک ہونے اور خود قریش کے ذلت آمیز شکست سے دوچار ہونے پر کفار مکہ کی کمر ٹوٹ گئی۔ اور انہیں صاف نظر آنے لگا کہ زمین ان کے پاؤں تلے سے نکل چکی ہے۔ تائید و نصرت الٰہی کے اس عظیم بالشان نشان کے ظہور پر اللہ تعالیٰ نے کفار مکہ اور مسلمانوں کو علیحدہ علیحدہ مخاطب کر کے آئندہ کے لئے مناسب راہ عمل کے متعلق خبردار کیا چنانچہ کفار مکہ کو مخاطب کر کے فرمایا۔

إِنْ تَسْتَفْتِحُوا فَقَدْ جَاءَكُمُ الْفَتْحُ وَإِنْ تَنْتَهُوا فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَإِنْ تَعُودُوا نَعُدْ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَلَوْ كَثُرَتْ وَأَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ۝

(انفال آیت ۲۰)

ترجمہ :- (اے کفار مکہ!) اگر تم فتح کا نشان مانگتے تھے تو فتح تمہارے پاس آگئی۔ (یعنی مسلمانوں کے فتح یاب ہونے سے فتح و شکست کا فیصلہ ہو چکا) اور اگر اب بھی باز آجاؤ تو یقیناً یہ تمہارے حق میں بہتر ہوگا۔ اور اگر تم (شرارت کی طرف) لوٹے تو ہم بھی (تو سزا کی طرف) لوٹیں گے اور تمہارا جتھہ خواہ کتنا ہی مضبوط ہو تمہیں ہرگز کوئی فائدہ نہیں دے گا۔ اور (یہ بھی یاد رکھو کہ) اللہ یقیناً مومنوں کے ساتھ ہے۔

اور اس سے اگلی آیات میں مومنوں کو مخاطب کر کے اللہ تعالیٰ نے انہیں خبردار فرمایا کہ اب جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی معجزانہ تائید و نصرت سے نواز کر ان کی انتہائی کمزوری اور بے بضاعتی کے باوجود انہیں عظیم الشان فتح سے نوازا ہے تو ان کا فرض ہے کہ وہ اب پہلے سے بڑھ کر اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کریں۔ اور رسولؐ جب بھی انہیں آ جمع ہونے کے لئے بلائے تو وہ سب کام کاج چھوڑ کر اس کے حضور آ حاضر ہوا کریں۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں نئی زندگی سے ہمکنار کر کے پہلے سے بڑھ کر کامیابیوں سے نوازتا چلا جائیگا۔ چنانچہ فرمایا:-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنْتُمْ تَسْمَعُونَ ۝ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ قَالُوا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ۝ إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللَّهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ۝

(الانفال آیات ۲۱ تا ۲۳)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝ وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝ (الانفال آیات ۲۵-۲۶)

ترجمہ :- اے مومنو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ ان میں سے کسی سے منہ پھیرو اس حالت میں کہ تم (اس کا حکم) سن رہے ہو اور ان لوگوں کی طرح مت بنو جنہوں نے یہ کہا تھا کہ ہم سنتے ہیں مگر وہ سنتے نہیں۔ اللہ کے نزدیک حیوانات سے بھی بدتر وہ لوگ ہیں جو بہرے اور گونگے ہیں جو کچھ بھی عقل نہیں رکھتے۔
اے مومنو! اللہ اور رسول کی بات سنو جبکہ وہ تمہیں زندہ کرنے کے لئے

(باقی دیکھیں ص ۷ پر)

چمن کے ہر خار یہاں پھول اُگاتے جانا

پیار کی راہ سے ہر دل میں سماتے جانا
عجز کی راہ سے ہر روک ہٹاتے جانا

غلغلہ غیر کا کرتا ہے یونہی نیند حرام
رہ کے شب خیز تم اوروں کو سلاتے جانا

ظلم کی راہ سے گمراہ کرے جھوٹ ہزار
صبر کی راہ سے تم راہ دکھاتے جانا

ہے فضاؤں میں بپا خوف و ہراس و دہشت
تم دعاؤں کا سکوت ان میں بساتے جانا

گرچہ طاغوت نے پُرخار کیا ہے مسلک
چمن کے ہر خار یہاں پھول اُگاتے جانا

تیرے دل میں جو مسیحا نے جلائی احمدؔ
نسل میں اپنی وہی شمع جلاتے جانا

(شیخ نصیر الدین احمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقعۂ شعبِ ابی طالب بلحاظ نتائج و اثرات

(مکرم محمود مجیب صاحب اصغر۔ اسلام آباد)

کتنے ہی واقعات ایسے ہوتے ہیں کہ ذہن سے اُتر جاتے ہیں لیکن سوانح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں شعب ابی طالب کا واقعہ ایسا نہیں جسے تاریخ کبھی فراموش کر سکے۔

مکہ میں بنو ہاشم کا ایک خاندانی درّہ "شعب ابی طالب" کے نام سے تھا جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کبارؓ کو قریش کے سوشل بائیکاٹ کے نتیجہ میں محصور رہنا پڑا جہاں انصاف کی لاش اڑھائی تین سال تک صلیب پر لٹکتی رہی۔ یہ ایک معاشرتی ظلم اور انسانیت سوز فعل تھا جو زعماءِ قریش کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم، آپؐ کے اہل بیت اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ کو ہلاک کرنے کے لئے کیا گیا تھا۔ شعب ابی طالب میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ رشتہ دار بھی شامل تھے جو ابھی مسلمان تو نہیں ہوئے تھے لیکن آپؐ کا ساتھ چھوڑنے کو تیار نہ تھے۔

مخالفینِ اسلام کی ایذا رسانیوں اور ظلم و تشدّد کا یہ ایک خونی باب ہے جو ۷ سنہ نبوی سے ۱۰ سنہ نبوی تک پھیلا ہوا ہے۔ شعب ابی طالب محسنِ انسانیت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عدیم المثال صبر و رضا، شجاعت، عزم و استقلال، سچائی، اولوالعزمی اور توکّل و تبتّل الی اللہ کی ایک عظیم داستان ہے جو عظیم الشان نتائج و اثرات کے لحاظ سے بھی بڑی اہمیت کی حامل ہے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے جتنے بھی انبیاء آئے ان کی قوموں نے ان کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا لیکن جتنے مصائب میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گزرنا پڑا اس کی نظیر باقی انبیاء کی سوانح میں نہیں ملتی۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

مَا اُوْذِیَ نَبِیٌّ کَمَا اُوْذِیْتُ۔

کہ کسی بھی نبی نے اتنے صدمے اور اذیّتیں نہیں اٹھائیں جتنے کہ مَیں نے۔

شعب ابی طالب کے دوران دعاؤں اور تبلیغ کا سلسلہ جاری رہا۔ اشہر حرم کے ایام میں باہر نکلنے کی اجازت تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکّہ اور منیٰ میں حج پر آئے ہوئے قبائل کو تبلیغ فرماتے۔

ہر قسم کی آزمائش اور تکلیف میں مبتلا کرنے کے بعد زعماءِ قریش کا ضمیر اِس انسانیت سوز فعل پر بغاوت کرنے لگا اور اُن کے چند شرفاء کے ذریعہ یہ کڑی آزمائش ختم ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"کیا ہی مشکل وہ راہ ہے جو خدا کی راہ ہے"

مخالفت موجب اشاعتِ اسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ پر ظلم و تشدّد کی داستانیں سُن کر اسلام کا پیغام عرب کے کناروں تک پہنچا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"مکّہ کے زمانہ میں ... یہی عداوت کی توجہ آپ کی عام لوگوں اور عرب کے کناروں میں شہرت پہنچانے کا باعث ہوگئی ورنہ آپؐ کے پاس اس وقت اور کیا ذریعہ تھا جو اپنی دعوت کو اس طرح شائع کرتے۔ آپؐ کے واسطے اس وقت تبلیغ کا پہنچانا نہایت مشکل تھا مگر خدا تعالیٰ نے یہ کام کیا کہ دشمنوں ہی کے ہاتھوں سے ایسا کر دیا۔"
(الحکم ۱۰ اپریل ۱۹۰۳ء)

تبلیغ کے دائرہ میں وسعت

ان دُکھوں سے جو شعب ابی طالب میں قید کے دوران اُٹھانے پڑے جب رہائی ملی تو تھوڑے ہی عرصہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جاں نثار بیوی حضرت خدیجہ طاہرہ رضی اللہ عنہا وفات پاگئیں اور اِس المناک سانحہ کے ایک ماہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محسن چچا ابوطالب بھی اِس دُنیا سے رخصت ہو گئے۔ یہ دونوں شخصیتیں بڑی بااثر تھیں اور ان کی وجہ سے کفار کی مخالفت صرف ایذا رسانی تک ہی محدود تھی لیکن ان کی وفات کے بعد اہلِ مکّہ ظلم وستم اور ایذا رسانی پر اور زیادہ دلیر ہوگئے اور دعوتِ حق پر بہت سی پابندیاں لگا دیں جس کے نتیجہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توجّہ عرب کے دوسرے شہروں اور قبائل کی طرف مبذول ہوئی اور اس طرح بالآخر دعوت اسلام کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا گیا۔

اخلاقِ فاضلہ کا ظہور

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شعب ابی طالب کے دوران وہ تمام اخلاق دکھلانے کا موقع ملا جو مصیبتوں کے وقت مسلمانوں کے لئے بطور اُسوۂ حسنہ ہیں مثلاً عدیم المثال صبر و استقلال، مصائب کو برداشت کرنے کی بے نظیر شجاعت اور قوّتِ برداشت، توکّل الی اللہ، اپنے کام میں سُست نہ ہونا اور کسی کے رعب سے نہ ڈرنا وغیرہ۔

چنانچہ کئی کفار کے ایمان لانے کا موجب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کامل استقامت ہی تھی جس کا نمونہ آپؐ نے حصارِ شعب کے دوران دکھایا۔

آپؐ نے دُنیا پر ثابت کر دیا کہ آپؐ کا ہر فعل اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق ہے۔ آپؐ کا کفارِ مکّہ سے ایسے وقت میں جنگ نہ کرنا کسی کمزوری کی وجہ سے نہ تھا بلکہ جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم نہ آیا آپؐ نے ظلم کو زورِ بازو سے نہیں روکا جس سے آپؐ کا انسانِ کامل ہونا ثابت ہوا کہ آپؐ ہی جمال و جلال کے جامع ہیں کوئی اور نبی آپؐ کے رُتبے کو نہیں پہنچ سکتا۔

شعب ابی طالب میں قید کے دوران جب بعض صحابہؓ نے ظالموں سے مقابلہ کی اجازت چاہی تو آپؐ نے فرمایا:۔

"مجھے ابھی تک درگزر کا حکم ہے اِس لئے مَیں تمہیں لڑنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔"
(نسائی)

اپنے سیّد و مولیٰ کے اِس حکم پر ان بہادر اور شجاع صحابہؓ نے جنہوں نے چند ہی سال بعد قیصر و کسریٰ کے تاج اپنے گھوڑوں کی نعلوں کے نیچے روند دیئے نہایت صبر اور شجاعت کے ساتھ ان مصائب و آلام کو برداشت کیا۔ صحیح روایات سے ایک مثال بھی ایسی نہیں ملتی کہ کسی شخص نے ان مصائب سے ڈر کر ارتداد کی راہ اختیار کی ہو۔ غرضیکہ صحابہؓ کو بھی اپنے آقاؐ کی طرح بے نظیر مثال قائم کرنے کی توفیق نصیب ہوئی جو قیامت تک کے مسلمانوں کے لئے مشعلِ راہ ہے۔

واقعہ یوسفؑ اور واقعہ شعب ابی طالب کی مماثلت (بلحاظ نتائج)

واقعہ یوسفؑ اور سوانح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (شعب ابی طالب) میں بڑی مماثلت ہے۔ یوسفؑ کے بھائیوں نے یوسفؑ کو قتل کرنے کی سازش کی لیکن ایک بھائی نے رائے دی کہ یوسفؑ کو بالکل قتل نہ کیا جائے بلکہ اُس کو کسی کنوئیں میں پھینک دیا جائے۔ اِس مشورہ پر سب نے اتفاق کیا۔ جب یوسف کو کنوئیں میں پھینکا گیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بطور پیشگوئی یہ خبر دی کہ یہ واقعہ آئندہ تیری عظمت اور اقتدار کا باعث ہوگا اور یہ غم عظیم مسرّت کا پیش خیمہ ثابت ہوگا اور تیرے بھائی تیرے ظاہری اور باطنی اقتدار کو دیکھیں گے اور اِس حرکت پر نادم ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ سورہ یوسف میں فرماتا ہے

اِنَّا اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ

یعنی اے محمدؐ! ہم تیرے سامنے ایک نبی کے واقعات پیش کر کے بطور پیشگوئی یہ امر بیان کرتے ہیں کہ آئندہ تجھ کو بھی اِس قسم کے حالات اور آزمائشوں سے گزرنا پڑے گا۔

چنانچہ واقعہ شعب ابی طالب بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کی سازش کے نتیجہ میں پیش آیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قریشی بھائیوں کے کنوئیں میں گرانے کے مترادف ہے شعب ابی طالب سے سلامت باہر نکلنا زعماءِ قریش کے ازدیادِ حسد و عداوت کا باعث بنا جس سے مکّہ میں مکمل طور پر تبلیغ اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں

کے لئے آزادانہ پھرنے پر پابندیوں کی شکل میں ظاہر ہوا جس کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی توجہ باقی عرب قبائل کی طرف مبذول ہوئی اور بعد میں ہجرتِ مدینہ پیش آئی۔ چنانچہ یہ سب تکالیف اور مصائب عظیم الشان فتوحات کا پیش خیمہ ثابت ہوئے اور بالخصوص جب مکّہ فتح ہوا تو آپؐ کے قریش بھائیوں نے آپؐ کے عظیم الشان اور عالمگیر ظاہری اور باطنی اقتدار کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اپنی حرکات پر سخت نادم ہوئے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عام معافی کا اعلان فرمایا تو تمام اہلِ مکّہ حتیٰ کہ اشد ترین معاندِ اسلام ابوجہل کا بیٹا عکرمہؓ بھی مسلمان ہو گئے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدینؓ کے زمانے میں اسلام ساری معلوم دُنیا میں پھیل گیا۔

واقعہ شعب ابی طالب اور اسلام کی نشأۃِ ثانیہ

شعب ابی طالب کے دَوران ہی معجزہ شق القمر پیش آیا اور شعب ابی طالب اور معجزہ شق القمر کا بعثتِ امام مہدی کے ساتھ ایک گہرا تعلق ہے یہی وجہ ہے کہ جب جماعتِ احمدیہ کا ۱۹۷۴ء میں منظم طریقے سے اپنے غیراز جماعت مسلمان بھائیوں کی طرف سے سوشل بائیکاٹ کیا گیا تو اس روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شعب ابی طالب والا اُسوۂ حسنہ احمدیہ جماعت کے کام آیا۔

حضرت محی الدین ابن عربیؒ اپنی تفسیر جلد ۲ صفحہ ۲۷۴ میں معجزہ شق القمر کے متعلق لکھتے ہیں:۔

"چاند کا پھٹنا قیامتِ کبریٰ کے قُرب کی نشانی ہے کیونکہ چاند سے اشارہ دل کی طرف ہے جس کے دو رُخ ہیں ایک تاریک جو نفس کے ساتھ ہے اور دوسرا روشن جو رُوح سے وابستہ ہے۔ دل رُوح سے اِس طرح نور حاصل کرتا ہے جس طرح چاند سورج سے۔ اور اگر اس نشان کے ظہور کو اس دَور پر حمل کیا جائے جو اس مہدی کا زمانہ ہے جو اس کی رُوح میں مبعوث ہوگا تو انشقاقِ قمر کے معنی یہ ہوں گے کہ امام مہدی ظہورِ محمدیؐ سے جُدا ہو کر دورِ قمر میں ظاہر ہو گا۔"

(اردو ترجمہ)

چنانچہ صداقت و بعثتِ امام مہدیؑ جن کے ذریعے اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کا ظہور ہوا اس کے متعلق سب سے زبردست جو پیشگوئی حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی وہ چاند اور سورج کے کسوف و خسوف کے متعلق ہے جو ۱۸۹۴ء میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہودؑ کے لئے پوری ہوئی۔

کسوف و خسوف کا نشان ۱۸۹۴ء میں ظاہر ہوا اور اس سے پورے اسّی برس بعد ۱۹۷۴ء میں پاکستان کے غیراز جماعت مسلمانوں کی طرف سے جماعتِ احمدیہ کا سوشل بائیکاٹ کیا گیا۔

جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اسلام کا پیغام شعب ابی طالب میں مخالفین کے ظلم و تشدّد کی داستانیں سُن کر عرب کے کناروں تک پہنچا اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں بھی اسلام کا پیغام پاکستانی غیراز جماعت بھائیوں کے سوشل بائیکاٹ کی وجہ سے احمدی مسلمانوں پر ظلم و تشدّد کی داستانیں سُن کر دُنیا کے کناروں تک پہنچا۔ ۱۹۷۴ء میں اخبارات، رسائل، ریڈیو اور ٹیلیویژن کے ذریعے یہ خبر ساری دُنیا میں پہنچی جو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تبلیغ کا باعث بنی۔

انعامی وظائف

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے جن دو انعامی وظائف کا اعلان ہوتا رہا ہے ان کا امتحان ۲۱؍ اکتوبر بروز اتوار صبح سات بجے تا دس بجے دفتر لجنہ اماء اللہ کی اوپر والی گیلری میں ہوگا۔ طالبات کے ناموں کی ۱۴؍ اکتوبر سے ایک ہفتہ قبل اطلاع آنی چاہیئے۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضلع فیصل آباد میں انصار اللہ کے مُنعقدہ

تینتیس ۳۳ تربیتی اجتماعات

دورانِ سال ۱۳۵۸ ہش مطابق ۱۹۷۹ء ضلع فیصل آباد میں خدا تعالیٰ کے فضل سے انصار کے ۳۳ تربیتی اجتماعات منعقد ہوئے جن میں ۱۰۸ مجالس کے ۲۵۰۳ افراد نے شرکت کی۔ ان کی مجموعی کارگذاری پیش کی جاتی ہے۔

اِن اجتماعات کا آغاز صدرِ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی فیصل آباد آمد پر ہوا جب آپ ۲۳؍ فروری کو یہاں تشریف لائے اُس وقت ۵ مجالس کے ۷۰ زعماء و عہدیداران موجود تھے۔ سب سے پہلے آپ نے اُن سے مجالس کے ضروری کوائف معلوم کئے اور موقع پر مناسب ہدایات سے اُن کی رہنمائی فرمائی مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نائب صدر اور مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب قائد عمومی بھی آپ کے ہمراہ تھے جو ضروری کارروائی نوٹ فرماتے رہے۔ بعدہٗ آپ نے خطبہ جمعہ اور اجلاسِ عام سے خطاب فرمایا جس میں ۵۵۶ افراد نے شرکت کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اب وقت آگیا ہے کہ ہم زمانہ اور حالات کے تقاضوں کو سمجھیں اور غیروں کی راہِ حق کی طرف رہنمائی فرمائیں۔ آج انسان صداقت کی تلاش میں سرگرداں ہے۔ انہیں ہم نے راہ دکھانی ہے۔ اس کے لئے ہمیں ظاہری کوششوں کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت حاصل کرنے کے لئے ہروقت دعاؤں میں لگے رہنا چاہیئے تا خدا تعالیٰ ہمیں کامیابی سے ہمکنار کرے۔ آمین

مقامی عہدہ داروں کو اُن کی ذمّہ داری یاد دلاتے ہوئے آپ نے ہدایات دیں کہ جو کام آپ کے سپرد کیا گیا ہے اُس میں پورے انہماک اور لگن سے مصروف ہونے کی ضرورت ہے۔ نیز گذشتہ سال کے کام سے موازنہ کرتے ہوئے اپنی رفتار کو متعین کریں اور اپنی منزل کی طرف بڑی تیزی سے آگے بڑھیں۔

فیصل آباد شہر کے بعد مختلف اوقات میں بڑی بڑی مجالس ضلع میں بتیس تربیتی اجتماعات منعقد کئے۔ ان اجلاسات سے علماء کرام نے جن موضوعات پر خطاب فرمایا اس کا ذکر درج ذیل ہے:۔

۱۔ سیرۃ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم۔
۲۔ سیرۃ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔
۳۔ ذکرِ حبیبؐ۔
۴۔ نمونہ صحابہؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور جماعتِ احمدیہ۔
۵۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت۔
۶۔ احمدیت اکنافِ عالم میں۔
۷۔ جماعتِ احمدیہ اور تبلیغ اسلام۔
۸۔ "اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو ایک نمونہ بنانا چاہتا ہے"!
۹۔ عملی نمونہ کی ضرورت اور اہمیّت۔
۱۰۔ ایک احمدی کے اوصاف۔
۱۱۔ ارکانِ اسلام کی پابندی۔
۱۲۔ تربیتِ اولاد۔
۱۳۔ تربیتِ نفوس۔
۱۴۔ برکاتِ خلافت۔
۱۵۔ انصار اللہ کی ذمّہ داریاں۔
۱۶۔ غلبۂ اسلام کے بارے میں ہماری ذمّہ داریاں۔
۱۷۔ تحریکات انصار اللہ

دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اِن اجتماعات سے مفید نتائج برآمد کرے اور اراکین انصار میں بیداری پیدا ہو اور ہمارا ہر قدم ترقی کی طرف بڑھے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

(ناظم انصار اللہ مجالس ضلع فیصل آباد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

۱۹۴۷ء کے پُرآشوب دور میں مرکز سلسلہ کی حفاظت کیلئے احمدیوں کی تڑپ

مرکز سلسلہ کے ساتھ مخلص و فدائی احمدیوں کی شیفتگی کے والہانہ جذبات کی ایک جھلک

۱۹۴۷ء میں تقسیم برصغیر کے موقع پر جب سلسلہ عالیہ احمدیہ کا مرکز قادیان خطرے میں آگیا تو مخلص اور فدائی احمدیوں نے اپنے مرکز کی حفاظت کے لئے جو قربانیاں دیں۔ وہ احمدیت کی تاریخ کا ایک روشن باب ہیں۔ زندہ قوموں اور بیدار جماعتوں کی نشانی یہی ہے کہ وہ اپنی تنظیم کے مرکز کو خطرے میں دیکھ کر اس طرح بے قرار ہو جاتی ہیں کہ ان کو نہ اپنی اولاد کی فکر رہتی ہے اور نہ اولاد کو اپنے ماں باپ کی۔ انہیں ایک ہی دھن ہوتی ہے کہ ان کا پیارا مرکز جو کہ ان کے لئے اتحاد اور تنظیم کی علامت ہے۔ وہ سدا قائم رہے۔ تاریخ احمدیت کی جلد ۱۱ میں مولف موصوف مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے نہایت کاوش سے وہ خطوط اکٹھے کئے ہیں جو قادیان کے خطرے میں گھر جانے کے دنوں میں احمدیوں نے قادیان میں اپنے عزیزوں کو لکھے یا قادیان میں موجود احمدیوں نے اپنے دیگر عزیزوں کو لکھے۔ ان خطوط میں فدائیت، اخلاص اور مجنونانہ شیفتگی کے کیسے ایمان افروز نظارے نظر آتے ہیں ان کا ذکر نہایت اختصار سے کیا جاتا ہے تاریخ احمدیت جلد ۱۱ کے صفحات ۱۲۷ تا ۱۴۴ ان خطوط کے تذکرے سے پُر ہیں۔

اس قسم کا پہلا خط ۲۷ ستمبر ۱۹۴۷ء کو ایک نوجوان نے قادیان سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لکھا۔ نوجوان نے لکھا:۔

"قسم ہے اس خدا کی جس نے قادیان کو اشاعت اسلام کا مرکز بنایا۔ ہماری وہ رات جو پہرہ پر گذرتی ہے اس دن سے زیادہ پُر سکون ہوتی ہے جو گھر میں گذرتا ہے۔ ہمارے دل میں یہ خواہش ہوتی ہے کہ رات لمبی ہو جائے اور دن کم ہو جائے۔"

رشید احمد صاحب سیالکوٹی نے اپنی والدہ محترمہ کو لکھا:۔

"اسلام اور احمدیت کا مرکز قادیان اس وقت خطرے میں ہے ...... پس میں آپ کو مطلع کر دینا چاہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں خنساء نامی عورت نے اپنے تینوں بیٹوں سے کہا کہ جاؤ بیٹا اسلام کی خاطر تم لڑو۔ یا تو تم لڑائی میں مارے جانا اور یا غازی ہو کر واپس لوٹنا۔ اس طرح وہاں تو عورت نے اپنے بیٹوں سے کہا تھا۔ میں (تیرا بیٹا) ماں سے کہتا ہوں کہ میں قادیان میں ہی رہوں گا اور تم کو اس وقت تک نہیں ملوں گا۔ جب تک یا تو قادیان کی حفاظت کرتے ہوئے شہید ہو جاؤں یا قادیان واپس لے لوں اور یا حضور کے حکم سے مجھے بلا لیا جائے۔"

ایک اور مخلص نوجوان نے اپنی والدہ کو لکھا:۔

"...... یہ بات ضرور یاد رکھیں کہ آپ ہمارے متعلق کسی قسم کا کوئی فکر نہ کریں اور جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہؓ اور ان کی عورتوں نے نمونہ دکھایا آج وہی وقت آپ کے لئے بھی آگیا ہے اور ہمارے متعلق آپ اس طرح خیال کریں کہ گویا ہم خدا تعالیٰ کی امانت تمہارے پاس تھے اور یہ الفاظ آپ کے منہ سے نکلنے چاہئیں کہ اے خدا میں نے اتنا عرصہ ان کو پالا تھا۔ اور اب تیرے دین کی خاطر ان کی ضرورت پڑی ہے میں ان کو محض تیری رضا کی خاطر تیرے سپرد کرتی ہوں ...... میں ہر حالت میں تیری رضا پر راضی رہوں گی۔"

ایک احمدی بیٹے نے اپنے والد بزرگوار کی خدمت میں لکھا:۔

"ہمارے دلوں میں ذرہ بھر بھی فکر یا خوف نہیں اور ہمارے ایمان خدا تعالیٰ کے فضل سے مضبوط تر ہوتے چلے جاتے ہیں .... یہاں تک کہ اگر یہ لوگ ہم سب کو باری باری شہید کر دیں پھر بھی جو آخری احمدی رہ جائے گا اس کے دل میں بھی یہ خیال پیدا نہ ہوگا کہ اب میں اکیلا رہ گیا ہوں۔ اب میں کیسے مقابلہ کر سکتا ہوں۔ بلکہ جیسے جیسے خطرہ زیادہ ہوتا چلا جائے گا ہمارے ایمان اللہ تعالیٰ کے فضل سے چٹان کی طرح مضبوط ہوتے چلے جائیں گے اور سب سے آخری آدمی کے دل میں بھی اتنا ہی ایمان اور جوش ہوگا کہ جتنا سب سے پہلے شہید ہونے والے کے دل میں ہوگا اور آخری دم تک لڑتے ہوئے خوشی کیساتھ اللہ تعالیٰ کے راستے میں مرنا قبول کرے گا۔"

محترم ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم (سابق امیر المجاہدین ملکانہ) کراچی نے اپنے بیٹے مکرم یونس احمد صاحب اسلم کو خط میں لکھا:۔

"تمہارے لئے میرا یہی کہنا ہے کہ بزدلی نہ دکھانا۔ موت صرف ایک دفعہ آئے گی .... اگر شہادت کی نعمت تمہاری قسمت میں ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کا تم پر بڑا فضل ہوگا اور ساتھ ہی میری گردن بھی اونچی ہو گی۔"

چوہدری حاجی اللہ بخش صاحب چندر کے منگولے ضلع سیالکوٹ نے اپنے بیٹوں مکرم چوہدری محمد اسحٰق صاحب سابق مبلغ چین و مکرم بشیر احمد صاحب کے نام حسب ذیل ایمان افروز اور رقت پیدا کر دینے والا مکتوب لکھا۔

"....سنا ہے حملہ دار الرحمت پر ہوا اور تم دونوں بھی دار الرحمت میں تھے۔ اگر تم شہید ہو گئے ہو تو اپنی مراد کو پہنچ گئے ہو۔ اس صورت میں میں اس عثمان غنی (ان کا تیسرا بیٹا نائن) کو بھی جلدی قادیان بھیج دوں گا۔ اگر تم زندہ ہو تو مجھے یقین ہے کہ تم نے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا ہوگا۔ تم نے احمدی باپ سے پرورش پائی ہے اور احمدی ماں کا دودھ پیا ہوا ہے۔ دار الامان سے پیارا ہمیں اور کچھ نہیں۔ شعائر اللہ ہمارے پاس ہیں اور میری تمہیں نصیحت ہے کہ تمہارے جیتے جی شعائر اللہ تک دشمن نہ آ سکے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے بہت کچھ دے رکھا ہے اور تم قطعاً پرواہ نہ کرو کہ تمہارے بعد ہمارا کیا بنے گا۔ جب سے دار الامان پر حملے کا سنا ہے سخت بے قراری اور بے چینی ہے اور میرا تو ہمیشہ یہی رونا ہوتا ہے۔"

> **اقوام کی ترقی میں تاریخ سے آگاہ ہونا ایک بہت بڑا محرک ہوتا ہے**
> (مصلح موعودؓ)

صالحہ بیگم صاحبہ عفیفہ اہلیہ نے اپنے شوہر جناب مقصود احمد صاحب کو خط میں لکھا:۔

"آپ سوچتے ہوں گے کہ میری بیوی بھی کیسی دنیادار ہے کہ ایک دفعہ بھی اس بات کا اظہار نہیں کیا کہ خدا کی رضا حاصل کرنے کیلئے یہ قربانی کی گئی ہے جس کا دل پر ہرگز ملال نہیں ہونا چاہیئے مگر سچ پوچھیئے کہ یقین جانیئے میں یہ باتیں پوشیدہ ہی رکھنا چاہتی تھی۔ میں سوچتی تھی کہ اپنے جذبات ظاہر کر کے خواہ مخواہ ریاکار بنوں مگر پھر دل نے کہا کہ خداوند سے بھی کوئی بات پوشیدہ رکھی جا سکتی ہے۔ اس لئے اب میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ میں بالکل مطمئن ہوں اور اپنے آپ میں بہت خوشی محسوس کرتی ہوں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس شاندار قربانی کا موقع عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔"

اور آخر میں محترمہ نصیرہ زینت صاحبہ نے رمل ضلع گجرات سے اپنے شوہر مکرم حافظ بشیر الدین صاحب کے نام یہ ایمان افروز خط لکھا:۔

"آپ کی خیریت کی مجھے کوئی اطلاع نہیں ملی .... آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ میں جب سے یہاں (رمل ضلع گجرات) آئی ہوں کسطرح دن گذرتے ہیں اور کسطرح ستارے گنتے گنتے راتیں کٹتی ہونگی۔ لیکن زبان سے اگر کوئی لفظ نکلتا ہے تو یہی کہ اے قادیان کی بستی تجھ پر لاکھوں سلام! اور اے قادیان میں رہنے والے جانباز! تم پر لاکھوں درود۔ دنیوی حکومتیں تو تمہیں تباہ کرنے کیلئے تیر اور بم تیار کرتی ہیں جو دس دس پندرہ پندرہ میل تک جا کر رہ جاتے ہیں مگر ہم انشاء اللہ دردمندانہ دعاؤں کے وہ بم تیار کر رہی ہیں جو آسمان سے برسیں گے اور زمینی دشمنوں کو تباہ کر کے رکھ دینگے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر .....

کاش خدا آسمان سے کہے کہ دنیا کے پردے پر میرے کچھ معصوم بندے رہتے ہیں جن کا کوئی والی وارث نہیں وہ بے کس ہیں۔ وہ بے بس ہیں کوئی ان کا مددگار نہیں لیکن میں ان کا حامی ہوں۔ میں ان کا محافظ ہوں، ناصر ہوں مددگار ہوں۔ اے میرے فرشتو تم دنیا میں جاؤ اور ان میرے بندوں کے بازو بن جاؤ۔ تم ان کی تلواریں بن جاؤ جس سے وہ دشمن کی صف کاٹ کر رکھ دیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر کہ ہم آسمان سے خدائی رحمت کو کھینچ لانے والے بنیں۔ آمین"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضلع سیالکوٹ میں تربیتی جلسوں کا انعقاد

کھیوہ باجوہ

مورخہ ۸ ر تبوک بعد نماز عشاء ۸-۳۰ بجے امیر صاحب ضلع مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب کی صدارت میں مربیان سلسلہ اور علماء کرام نے مندرجہ ذیل تقاریر کیں۔

(۱) سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

(۲) تربیت اولاد (۳) ہمارے عقائد۔

(۴) تبلیغ اسلام اور جماعت احمدیہ

(۵) ظہور مہدی کی علامات۔

تقریروں کے دوران عزیز اقبال احمد۔ مکرم محمد صادق صاحب اور چوہدری نذیر احمد صاحب گلاس والا نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھا۔ مستورات نے بکثرت جلسہ میں شرکت کی جن کے لئے پردہ اور لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ گلاسوالا اور دیگر قریبی جماعتوں کے احباب بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔ شب ۱۱ بجے جلسہ دعا کے ساتھ ختم ہوا۔

۲- راتے پور

مورخہ ۹ ر تبوک ۱۱ بجے دوپہر امیر صاحب ضلع کی زیر صدارت راتے پور میں پانچواں جلسہ منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل تقاریر ہوئیں۔

(۱) عہدیداران جماعت کی ذمہ داریاں۔ مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب

(۲) غلبہ اسلام کی مہم اور ہمارے فرائض مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب عارف مربی سلسلہ مقیم چونڈہ۔

(۳) خلافت کی اہمیت اور برکات۔ مکرم نصر اللہ خان صاحب ناصر مربی سلسلہ ضلع سیالکوٹ۔

(۴) ختم نبوت کی حقیقت۔ مکرم مولوی محمد حسین صاحب مربی سلسلہ احمدیہ

(۵) ہمارے عقائد۔ مولانا سید احمد علی شاہ صاحب

اجلاس کے دوران عزیز سجاد احمد اور قیصر پرویز نے نظمیں پڑھیں۔ ارد گرد کی جماعتوں خصوصاً سہجڑوں اور ننڈی بھاگو قادر آباد اور درولم سے بھی بکثرت احباب آئے۔ تین گھنٹے تک اجلاس کی کاروائی کے بعد دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

۳- بھاگووال

مورخہ ۹ ر تبوک ۸½ بجے شب زیر صدارت امیر صاحب ضلع اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں مندرجہ ذیل مقررین نے خطاب کیا۔

(۱) سیرت مسیح موعود علیہ السلام مکرم مولوی محمد حسین صاحب مربی سلسلہ احمدیہ۔

(۲) ہمارے عقائد مکرم نصر اللہ خاں صاحب ناصر۔ مربی سلسلہ احمدیہ سیالکوٹ

(۳) جماعت احمدیہ کا مستقبل۔ مکرم حافظ بشیر الدین صاحب عبید اللہ۔

(۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارفع و اعلیٰ مقام۔ مکرم سید احمد علی شاہ صاحب۔

اجلاس کے دوران مکرم منور احمد صاحب آف مانگا اور مکرم ظفر اللہ صاحب آف چانگریاں نے منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھا۔ اس جلسہ میں جماعت لیّے کھانوالی، مانگا اور چانگریاں کے احباب نے شرکت کی۔ مستورات کے لیے پردہ اور لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ مستورات گردو نواح کی جماعتوں سے شامل ہوئیں۔

ان تربیتی جلسوں کا جماعتہائے احمدیہ میں نہایت خوشگوار اثر ہے احباب جماعت نے جہاں اپنی روحانی اور علمی تشنگی دور کی وہاں اپنے اندر بیداری بھی محسوس کر رہے ہیں۔ اور ایک نیا جوش اور دینی جذبہ پیدا ہوا ہے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ

(نامہ نگار)

درخواست دعا

میری اہلیہ محترمہ سردار النساء بیگم عرصہ دو ماہ سے دائیں ٹانگ کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جس کے باعث چلنے پھرنے میں شدید دقت ہوتی ہے۔ کافی علاج معالجوں کے باوجود افاقہ نہیں ہو رہا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔ آمین

(چوہدری محمد سعید مکان نمبر ۳۲/۱ فیکٹری ایریا ربوہ)

برائے توجہ لجنات اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ کے اجتماع میں بہت کم وقت باقی رہ گیا ہے۔ اجتماع کی متوقع تاریخیں ۱۹، ۲۰، ۲۱ اکتوبر ہیں۔

لجنہ کا مالی سال ۳۰ ستمبر کو ختم ہو رہا ہے۔ چندہ ممبری میں ۲۸۲۴/۶۰ روپے کی کمی ہے۔ اور اجتماع کے چندہ میں ۸۱۲۲/۳۵ روپے کی کمی ہے۔ جن لجنات کے بقایا جات ہیں وہ اپنے بقایا جات ادا کریں اور نا دہندہ لجنات اپنے چندہ جات ۱۰ اکتوبر سے پہلے دفتر لجنہ مرکزیہ میں بھجوائیں۔ شکریہ۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

انصار اللہ کے مرکزی اجتماع میں شمولیت کیلئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"میری یہ خواہش ہے کہ کوئی ایسی جماعت نہ رہے جس کا کوئی نمائندہ اس اجتماع میں شامل نہ ہو۔ اس لئے میں امرائے اضلاع کو اور مربی صاحبان کو اور ان کو جوان لوگوں کی نگرانی کرنے والے ہیں۔ توجہ دلاتا ہوں کہ وہ ذمہ دار ہیں اس بات کے ہر جماعت سے انصار اللہ کے اجتماع میں نمائندہ شامل ہو۔ خواہ ایک ہی ہو۔ اگر وہ چھوٹی جماعت ہے۔ لیکن آئے ضرور۔ ہمارے یہ اجتماع دنیوی میلے نہیں۔ یہ اجتماع ذہنی اور اخلاقی تربیت کے لئے منعقد کئے جاتے ہیں۔ ذہنی تربیت کے لئے اس معنی میں کہ بہت سی نیکی کی باتیں شامل ہونے والوں کے کانوں میں پڑتی ہیں۔ اور ذہنوں میں جلا پیدا ہوتا ہے۔ اور اخلاقی لحاظ سے اس معنی میں کہ اس طرف توجہ دلائی جاتی ہے خدام و انصار کو کہ حقیقی مسلمان بننے کی کوشش کرو۔"

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

نصاب برائے وظیفہ اطفال

سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ مرکزیہ پر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی جانب سے وظیفہ کا امتحان بصورت انٹرویو لیا جائے گا۔ جس کا نصاب حسب ذیل ہے:۔

سورۃ البقرہ کی پہلی سترہ آیات مع ترجمہ زبانی، مختصر تاریخ احمدیت کتابچہ "یاد رکھنے کی باتیں"۔ "ہمارا رسول" از حضرت مصلح موعودؓ۔ "سیرت حضرت مسیح موعودؑ" از حضرت مصلح موعودؓ۔ تاریخ اسلام اور تاریخ احمدیت کے اہم واقعات۔ ملکی و عالمی سیاسی تاریخی و جغرافیائی معلومات

(منتظم اشاعت سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

لجنات اماء اللہ کے لئے اعلان

جن بہنوں یا بچیوں نے قرآن کریم کا پہلا سپارہ حفظ کر لیا ہے۔ ان کے نام بھجوائیں تاکہ اسناد تیار کروائی جا سکیں

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

پیارے بچو!

آپ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۱۹، ۲۰، ۲۱ اخاء ۱۳۵۸ ہش / اکتوبر ۱۹۷۹ بروز جمعہ، ہفتہ اتوار ہو رہا ہے۔ کوشش کیجئے کہ آپ اس میں شامل ہو کر روحانی برکات سے مستفید ہوں۔

(منتظم اشاعت سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدین مجالس:۔ سالانہ اجتماع میں خدام و اطفال کی زیادہ سے زیادہ حاضری کے لئے ابھی سے بھرپور کوشش شروع فرمائیں۔ (معتمد مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت سے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۲۳۱

میں MRS Uha – – زوجہ Suhanah Mr Enong پیشہ خانہ داری عمر ۵۲ سال بیعت ۱۹۴۵ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۸ احسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

ایک چاول کا کھیت مالیتی ۵۰،۰۰۰ روپے انڈونیشین
مچھلی کا تالاب " ۳۰،۰۰۰ " "
زرعی زمین ۱۰،۰۰۰ " "
مکان " ۳۰،۰۰۰ " "

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۳۰،۰۰۰ روپے انڈونیشین ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ Ny Uha –
Juhana
گواہ شد۔ Ibrahim
Gunung Dalem 24
Citapen TasiKamalaya
گواہ شد۔ Abidin
SLN Nagarawangi
BLK 61 Taskimalaya

مسل ۲۴۲۳۲

میں Mrs Omoh – زوجہ Encang Gudlia پیشہ خانہ داری عمر ۵۳ سال بیعت ۱۹۴۵ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۸ احسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

زیورات مالیت ۵۰۰،۰۰۰ روپے انڈونیشین
خاوند کے ساتھ مشترکہ جائیداد مکان } ۵۰،۰۰۰،۰۰۰ روپے انڈونیشین
دوکان مالیتی ۷،۵۰،۰۰۰ "
متفرق اثاثہ " ۳۲،۹۵،۰۰۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۵،۰۰۰ روپے انڈونیشین ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ Ny Omoh
گواہ شد۔ Ibrahim
Gunung Dalem 24
Citapen Tasik malaya
گواہ شد۔ Abidin
SL Magarawangi
BLK 61 Tasik malaya

مسل نمبر ۲۴۲۳۳

میں Mrs Momoh زوجہ Mr Sunji پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۴۹ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۸ احسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

مکان مالیتی ۳،۰۰،۰۰۰ روپے انڈونیشین

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ Ny Momoh
گواہ شد۔ Ibrahim
SN Gunungi Dalim
Citapen Taskimalaya
گواہ شد۔ Abidin
SLN Nangarawangi
BLK 61 Taskimalaya

مسل نمبر ۲۴۲۳۴

میں MRS ST. – زوجہ Hasanah Ili Rasli پیشہ خانہ داری عمر ۴۶ سال بیعت ۱۹۴۱ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۸ احسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

زیور طلائی ۷ گرام مالیت ۱۰،۴۰۰ روپے انڈونیشین
خاوند کے ساتھ مشترکہ مکان دو ایک مکان } " ۴۰،۰۰۰،۰۰۰ "
زرعی زمین ۱۵،۰۰،۰۰۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰۰ روپے انڈونیشین ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی۔

الامۃ Ny ST. Hasanah
گواہ شد۔ Ibrahim
Gunung Dalim 24
Citapen Taski malaya
گواہ شد۔ Abidin
SLN Nagarawangi
BLK 61 Taski malaya

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

بچاؤ اور جان لو کہ اللہ انسان اور اس کے دل میں حائل ہے اور یہ کہ تم زندہ کر کے اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ اور اس فتنہ سے ڈرتے رہو جو کہ تم میں سے صرف ظالموں کو ہی نہیں پہنچے گا اور یاد رکھو کہ اللہ کا عذاب یقیناً سخت ہوتا ہے۔

جنگِ بدر میں حاصل ہونے والی عظیم الشان فتح کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلمانوں کو کامل اطاعت سے متعلق مندرجہ بالا نصائح اس حقیقت پر گواہ ہیں کہ جب بھی اللہ تعالیٰ انتہائی مخالف و ناموافق حالات میں مومنوں کو اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نواز کر انہیں موعودہ کامیابیاں عطا کرے۔ اور اپنی سنتِ قدیمہ کے بموجب مومنوں کے ساتھ اپنی معیت کا ثبوت دینے کے لئے اپنا کوئی مہتم بالشان تائیدی نشان ظاہر فرمائے۔ تو مومنوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اظہار تشکر کے طور پر اطاعت کا مظاہرہ کرنے کے لئے پہلے سے بھی بڑھ کر مستعد ہو جائیں اور جب بھی مامور من اللہ یا اس کا نائب انہیں آ جمع ہونے کے لئے بلائے تو وہ فوراً آ جمع ہوں اسی میں ان کی زندگی اور غلبۂ حق کے مقصد میں کامیابی کا راز پنہاں ہے۔

اطاعت کے اس مظاہرہ میں غفلت کا نتیجہ کبھی اچھا نہیں ہوتا۔ جبھی تو اللہ تعالیٰ نے خبردار فرمایا ہے کہ وَ اتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَ اعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ۔ الغرض اطاعت ہی وہ اعلیٰ درجہ کا وصف ہے۔ جو مومنوں کو اللہ تعالیٰ کی معیت اور اس کی تائید و نصرت کا مورد بناتی اور غلبۂ حق کے مقصد میں اسے کامیابی سے ہمکنار کرتی ہے۔

درخواست دعا

۱۔ میری بیوی عرصہ ۹ ماہ سے بیمار ہے۔ ڈاکٹری مشورہ کے مطابق لاہور میں اپریشن ہوگا۔ میں اکتوبر میں لاہور جاؤں گا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اپریشن کامیاب ہو اور مکمل صحت یاب ہو کر گھر واپس آئے۔
بشیر احمد خادم حضرت میاں بشیر احمد صاحب البشریٰ ربوہ

۲۔ عبدالرحیم خالد صاحب آف گوجرہ کا ایک ماہ قبل کندھا اتر گیا تھا۔ اب قدرے افاقہ ہے اس ماہ کے آخر تک پلستر بھی اتارا جائے گا۔ احباب کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ حبیب احمد مربی سلسلہ چک ۱۹۴ ر ب لاٹھیانوالہ فیصل آباد۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
اخبار الفضل
خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اُس کی دی ہوئی توفیق سے

ہم

اپنے کرم فرماؤں کی خدمت کے لئے پہلے سے بھی بڑھ کر مستعد ہیں

یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل اور احسان ہے کہ اُس نے نت نئے ڈیزائنوں کے انتہائی حسین اور دلکش زیورات کے منفرد و لاجواب مرکز **نیو پاک جیولرز**، فیروزپور روڈ لاہور میں ڈاکہ زنی کی سنسنی خیز واردات ہونے کے باوجود ہمیں اپنے کرم فرما گاہکوں کی بیش از پیش خدمات بجا لانے کی توفیق سے نوازا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

اب ہم

- پہلے سے بھی بڑھ کر ورائٹی
- بالکل جدید حسین و دلکش ڈیزائن
- نظروں کو خیرہ کر دینے والے نہایت خوبصورت زیورات

پیش کر رہے ہیں۔

نیو پاک جیولرز (ایئر کنڈیشنڈ)

(۱) ۱۱۱- فیروزپور روڈ (نزد گلیکسی سینما) لاہور۔ فون ۴۱۰۹۷۴

(۲) ۱۲- ذیلدار روڈ، اچھرہ- لاہور

احمدی بھائیوں کی اپنی دُکان ہے

ہمارا مطمح نظر ——— خدا تعالیٰ کے بعد آپ کی خوشنودی

ہمارا معاوضہ ——— آپ کی تسلّی اور اطمینان

آج ہی تشریف لائیے اور اپنی پسند کے زیورات خریدیئے

خدا کے فضل و کرم سے احباب کی سہولت کو مدّنظر رکھتے ہوئے بہت جلد تیسری برانچ ربوہ میں اور چوتھی برانچ رضا شاہ پہلوی روڈ (مری روڈ) راولپنڈی میں کھولی جا رہی ہے۔

خاکسار۔ محمد اکرم شاد۔ نیو پاک جیولرز، ۱۱۱- فیروزپور روڈ۔ لاہور